اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۵

اللّٰہ اکبر — الامام مرزا غلام احمد قادیانی

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت چندہ پیشگی — سالانہ ۱۵ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۴/۸

جلد ۲۶ | مورخہ ۳ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۶ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس کی آج صبح کے وقت تو کمی تھی۔ لیکن بعد نماز جمعہ جبکہ حضورؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ زیادہ ہو گیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار ضعف اور سر درد کے باعث تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب اور درد بازو کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُرِّ مکنون

جماعت کو سندِ خوشنودی

"مجھے خدا تعالےٰ کے فضل۔ اور کرم سے بہت خوشی ہے کہ جس قسم کے اخلاص اور جوش اپنی جماعت کی طرف سے میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ ان میں پائے جاتے ہیں۔ اور ترقی کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان ترقیات تک پہنچائے۔ جو صحابہؓ کو ملی تھیں"

دُور والے زیادہ اجر کے مستحق ہیں

"انسان نزدیک سے تو ضرورت کو محسوس کر کے یا دیکھ کر مدد کرتا ہے۔ مگر صدہا کوس کی دُوری سے مدد کرنا بڑی قوتِ ایمانی کی نشانی ہے"

بیعت کرنے والوں کی دو قسمیں

"بالفعل خدا تعالےٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے۔ کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے۔ ایک جو اعلےٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند۔ اور خدا تعالےٰ کے منشا کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں۔ اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں"

ہمارا کام

"ہمارا کام یہ ہے۔ کہ اسلام کی عمارت کو نئے سرے سے درست کیا جائے۔ اس لئے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان دنوں چندوں کی ضرورت ہوئی تھی۔ یہی ضرورتیں ہمیں پیش آ گئی ہیں"

اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔

"ابھی تک بہت سی اصلاحیں ہمارے ذمے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت دیانت اور امانت اور خدا شناسی سے بھر جائے اور وہ آپس میں محبت اور صلحکاری اختیار کر لیں۔ جن کے باہم دل صاف نہیں ہیں۔

آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس آئی کا

نیا اعزاز

قارئین کرام اس خبر کو پڑھ چکے ہوں گے۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند کو کنگز کالج لنڈن کا فیلو مقرر کیا گیا ہے۔ یہ اعزاز سر ممدوح کی اعلےٰ قابلیت کا تازہ اعتراف ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے ؛

آنریبل چوہدری صاحب کنگز کالج لنڈن کے طالب علم رہ چکے ہیں۔ آپ نے لنڈن یونیورسٹی کی ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری اسی کالج سے حاصل کی تھی۔ اور اس ادارہ کو اس بات کا فخر حاصل ہے۔ کہ سر موصوف امتحان میں سب سے اول رہے تھے۔ گزشتہ سفر انگلستان کے موقعہ پر جبکہ آپ کو تاجپوشی کی تقریب پر ہندوستان کی طرف سے نمائندہ مقرر کر کے بھیجا گیا۔ کیمبرج یونیورسٹی نے آپکو ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری دی تھی۔ انگلستان کے اعلےٰ علمی اور سیاسی حلقوں کی طرف سے جس وسیع حوصلگی کے ساتھ آنریبل چوہدری صاحب موصوف کی شاندار قابلیتوں کا خراج تحسین ادا کیا جا رہا ہے۔ وہ نہائت خوش کن ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ جناب چوہدری صاحب موصوف کو ملک و ملت کی خدمت کرنے کے مزید مواقع عطا کرے۔ اور ان کے شاندار نتائج پیدا ہوں ؛

نمائندگان جماعتہائے احمدیہ علاقہ سندھ کا جلسہ

انجمن ہائے پراونشل سندھ کے نمائندوں کی میٹنگ بمقام کوٹری ۲۷ فروری منعقد ہوئی۔ جس میں جماعت احمدیہ کراچی۔ کوٹری۔ نواب شاہ۔ باندی۔ محمود آباد فارم چک ۲۷۔ سکھر۔ باڑہ۔ کھیپرو۔ حیدر آباد۔ پنجو رو جاگیر میرپور خاص نے شمولیت کی۔ کارروائی صبح نو بجے زیر صدارت خان صاحب نعمت اللہ صاحب امیر پراونشل شروع ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں ؛

(۱) پراونشل انجمن سندھ کی آمد بڑھانے کے ذرائع اختیار کئے جائیں ؛

(۲) تبلیغ کو وسعت دینے کی کوشش کی جائے ؛

(۳) رشتوں ناطوں کی تکالیف کو دور کیا جائے ؛

شام کو تھیوسافیکل ہال حیدر آباد میں لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۷ بجے شام زیر صدارت ڈاکٹر احمد دین صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ڈاکٹر بدر الدین صاحب احمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (کراچی) نے انگریزی میں Status of woman in Islam. کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضرین میں معزز طبقہ کے مسلم و غیر مسلم شامل تھے۔ خاکسار رسید بشیر احمد

اعلان تعطیل

چونکہ ۷ مارچ بروز اتوار بوجہ یوم التبلیغ تمام مرکزی دفاتر بند ہوں گے۔ تاکہ مرکزی کارکن تبلیغ میں حصہ لے سکیں۔ اس لئے ۸ مارچ کا اخبار شائع نہ ہوگا اطلاعاً عرض ہے ؛ مینیجر

نمائندگان مجلس مشاورت کیلئے ضروری اعلان

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے لئے ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء سے کئی بار اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے انتخابات نمائندگان کی اطلاعات دفتر میں پہونچی ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ جلد سے جلد نمائندگان کی اطلاعات بھجوائیں۔ اور ساتھ ہی اس امر کی بھی تصدیق ہونی چاہیئے۔ کہ یہ انتخاب حسب شرائط مندرجہ الفضل ہے ؛ پرائیویٹ سکرٹری

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجلاس تعطیلات محرم میں مورخہ ۱۱ مارچ کو بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد انجمن احمدیہ جہانگیر پورہ۔ شہر پشاور میں منعقد ہو کر ۱۲ مارچ دوپہر تک جاری رہے گا۔ جس میں علاوہ دیگر تجاویز کے انجمن کے امیر اور عہدہ داروں کا سہ سالہ انتخاب بھی ہوگا۔ اس لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ تاریخ اور وقت مقررہ پر تشریف لا کر شمولیت فرمائیں۔ رہائش و خوراک کا انتظام بذمہ سکرٹری ضیافت انجمن ہے ؛

اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ کسی اہم مجبوری کی وجہ سے شمولیت اختیار نہ کر سکے تو جماعت کی طرف سے اپنا نمائندہ شمولیت کے لئے بھیج دیں۔ جس کے پاس اس قسم کی ایک تحریر لازمی ہوگی ؛

جس جماعت میں امیر یا پریذیڈنٹ نہ ہوں۔ تو اس جماعت کا جنرل سکرٹری یا جن کو جماعت منتخب کرے بطور نمائندہ شامل ہو۔ عہدہ داران مجلس عاملہ پراونشل انجمن کسی کو اپنے عہدہ کی حیثیت سے اپنا نمائندہ نہیں کر سکتے۔ خود شمولیت فرمائیں ؛

نوٹ۔ نمائندگان کو آمد و رفت کا خرچ دیا جائے گا ؛

خاکسار شمس الدین فنانشل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوں گے۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے سابق مہر سنگھ کی دو لڑکیاں جو وومن میڈیکل سکول آگرہ میں تعلیم حاصل کرتی ہیں آخری امتحان دیں گی۔ ملک عمر علی صاحب بی۔ اے نے آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان دیا ہے جس کا عنقریب نتیجہ نکلنے والا ہے۔ صاحبزادہ عباس احمد خان صاحب ابن خان عبد اللہ خان صاحب نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دینا ہے احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ احمد علی صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ کی صحت کیلئے بھی دعا کی جائے۔ میٹرک کے طلباء کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

اعلان نکاح: چودھری عبد العلیم خان صاحب ولد چودھری کریم الدین صاحب پنشنر قادیان کا نکاح امۃ الہادی بنت مولوی محمد امین خان صاحب بخارائی مرحوم کے ساتھ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر ۲۸ فروری کو پڑھا۔ خاکسار۔ سید احمد فاروقی قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ محرم ۱۳۵۷ ہجری

اقلیتوں کے متعلق حکومت سرحد کا قابلِ تعریف رویہ

حال ہی میں صوبۂ سرحد میں دو تین سکھوں کے قتل ہونے پر جہاں صوبۂ سرحد کی کانگرسی حکومت نے اس طرف فوری توجہ مبذول کی۔ اور آنریبل وزیرِ اعظم ڈاکٹر خانصاحب نے بذاتِ خود قیامِ امن کی کوشش کی۔ اور دادرسی کے متعلق تسلی دی۔ وہاں مشہور کانگرسی لیڈر اور سرخپوشوں کے افسرِ اعلےٰ خان عبد الغفار خان صاحب نے بھی ایک بہت بڑے اجتماع میں جو پشاور میں منعقد ہوا۔ پورے زور کے ساتھ اپنے دردِ دل کا اظہار کیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ حال ہی میں جو فرقہ دارانہ قتل ہوئے ہیں۔ ان سے مجھے بہت زیادہ بے چینی ہوئی ہے۔ اور میرا دل رو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تلقین کی۔ کہ کمزور کی حفاظت۔ اور ظالم کی مخالفت کی جائے۔

ایک ایسے صوبہ میں جہاں مسلمانوں کو بہت بڑی اکثریت حاصل ہے۔ اور جہاں وزیرِ اعظم اور اس کے مددگار زیادہ تر مسلمان ہیں۔ اقلیتوں کے متعلق یہ طریقِ عمل نہایت ہی قابلِ تعریف ہے۔ اور اس سے بنی نوعِ انسان سے ہمدردی۔ اور خیر خواہی کے متعلق اسلامی روایات کی جھلک نظر آتی ہے۔ جو قابلِ مبارکباد ہے اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ موجودہ وزارت جب تک بھی برسرِ اقتدار رہے گی۔ کمزور کی حفاظت۔ اور ظالم کی مخالفت کے اصل کو پیشِ نظر رکھے گی۔ اور اس کے بہت عمدہ نتائج پیدا ہوں گے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ موجودہ سرحدی حکومت کانگرسی حکومت کہلاتی ہے۔ کیونکہ وزیرِ اعظم کانگرس کے مشہور لیڈروں میں سے ہیں۔ لیکن ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ اقلیتوں کے متعلق حکومتِ سرحد کا رویہ کانگرس کی اقلیتوں کے متعلق عام تعلیم کا رہینِ منت ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی روایات کا اس پر بہت کچھ اثر ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں کی کانگرسی حکومتیں ان کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہیں کر رہیں۔ جو صوبۂ سرحد میں غیر مسلم اقلیت کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک ان صوبوں کے متعدد مقامات پر قلیل التعداد اور کمزور مسلمانوں پر ہندوؤں نے شدید مظالم کئے۔ انہیں بے حد جانی اور مالی نقصان پہونچایا۔ بھل۔ اورنگ آباد مدنا پور۔ کھیرا ہتہ۔ ڈبو۔ بلیا۔ گورکھپور وغیرہ مقامات میں ہندو کانگرسیوں نے مسلمانوں پر جو ستم توڑے۔ وہ ایسے ہیں۔ جن کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کانگرسی وزرائے اعظم تو الگ رہے۔ ان کی وزارت کے کسی اور رکن نے اتنی بھی ضرورت نہ سمجھی۔ کہ کسی مقام پر پہونچ کر وہاں کے مسلمانوں کے آنسو ہی پونچھ دے اور ان کو انصاف کرنے کے متعلق اطمینان دلائے۔ پھر یہی نہیں۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے مذہبی فریضہ میں جس طرح دست اندازی کی گئی۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔

ان حالات میں اگر صوبۂ سرحد کی حکومت کے رویہ کو جس کا اظہار وہ اقلیتوں کے متعلق کر رہی ہے۔ کانگرس کی ہدایات کا نتیجہ قرار دیا جائے۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ کانگرس کی ہدایات ان صوبوں کے متعلق اور ہیں۔ جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے۔ اور صوبۂ سرحد کے متعلق اور۔ جہاں ہندو اقلیت میں ہیں۔ ورنہ یہ کہنا درست ہوگا۔ کہ صوبۂ سرحد کی حکومت کے ارکان چونکہ مسلمان ہیں۔ اس لئے انہوں نے اسلامی رواداری اور کمزور کی حمایت کے جذبہ کے ماتحت قابلِ تعریف طریقِ عمل اختیار کر رکھا ہے۔

کاش! کانگرسی حکومتیں اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق صوبۂ سرحد کی حکومت سے سبق سیکھیں۔

کتاب "سکھ مذہب اور کیس" کی ضبطی

کچھ عرصہ ہوا۔ فخر دین ملتانی نے ایک کتاب "سکھ مذہب اور کیس" کے نام سے شائع کی تھی۔ اور اس کا مصنف گیانی واحد حسین صاحب کو ظاہر کیا تھا۔ اس کی ضبطی کا حال میں گورنمنٹ آف پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شائع شدہ کتاب اور اصل مسودہ میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ فخر دین نے اپنی افتادِ طبیعت کے مطابق اصل مسودہ میں کتر بیونت کر کے اسے شائع کیا جس کی ذمہ داری گیانی واحد حسین صاحب پر عائد نہیں ہو سکتی۔

چونکہ اس کتاب کے خلاف سکھوں نے ایک دو مقامات سے اس وقت آواز بلند کی۔ جبکہ فخر دین جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو چکا تھا۔ اس لئے نظامِ سلسلہ کے ماتحت اس بارے میں کوئی کارروائی نہ کی جا سکی۔ ورنہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ خود اس کی اشاعت ممنوع کر دیتے۔ جیسا کہ پیشتر ازیں سکھوں کے متعلق ہی ایک کتاب کی اشاعت حضور نے بند کرا دی۔ اور اسے تلف کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

حاجی عبد الغنی صدرِ احرار کی پُراسرار موت

گزشتہ پرچہ میں یہ مختصر اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ بٹالہ کا حاجی عبد الغنی جو ضلع گورداسپور کی مجلس احرار کا صدر تھا۔ اور احراری لیڈروں کا بڑا مددگار۔ وہ یکم مارچ کو ایسی حالت میں مرا۔ کہ پولیس نے لاش پر قبضہ کر لیا۔ اخبارات میں اس کی موت کے متعلق مختلف خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ اخبار "زمیندار" (۴ مارچ) نے بٹالہ سے آنے والے لوگوں کا جو بیان شائع کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "حاجی عبد الغنی کی موت پُراسرار حالات میں ہوئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ ایک بیان یہ ہے۔ کہ دو یا تین اشخاص نے انہیں کسی مقام پر لے جا کر کوئی نشہ آور چیز پلائی۔ اور اس کے بعد ادھموا کر کے چھوڑ گئے۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس مقدمہ کی تفتیش کے نتیجہ میں پُراسرار حالات بے نقاب ہوں گے۔ تفتیش جاری ہے"

اس کے مقابلہ میں اخبار "ملاپ" ۵ مارچ کے خاص نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ "بٹالہ کے حاجی عبد الغنی صدر مجلس احرار کی وفات کے متعلق جو خبر اخبارات میں چھپی ہے۔ وہ درست معلوم نہیں ہوتی۔ حاجی صاحب کو کسی نے قتل نہیں کیا۔ بلکہ ان کی موت ان کے گھر پر واقع ہوئی۔ لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ کا اعلان کیا جا رہا ہے" یہ بھی چھپا ہے۔ کہ ان کو

رشتوں کی حرمت اور ورثہ کے متعلق قرآنی احکام میں حکمتیں

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب میر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے سلسلہ کے علما اور خصوصاً حضرت امیر المومنین نے کئی بار فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم اپنے احکام اور وعدوں کی حکمت اور دلیل بیان کرتا ہے میں اسی بات کو مدنظر رکھ کر قرآن کریم کا ایک رکوع روزانہ غور سے اور اچھی طرح سمجھ سمجھ کر مطالعہ کرتا ہوں۔ اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں قرآنی احکام کا فلسفہ اور منطقی دلیل بیان کی ہوئی سمجھ میں آجاتی ہے۔ لیکن بعض مقامات ایسے بھی ہیں۔ جہاں ان احکام کی دلیل اور حکمت بالکل سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے میں یہ بات سمجھنی چاہتا ہوں۔ کہ ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ قرآن کریم ہر حکم کا فلسفہ اور اس کی منطقی دلیل بیان کرتا ہے یا یہ کہ بعض خاص نوعیت کے احکام کی دلیل بیان کرتا ہے۔ اور بعض کی بیان نہیں کرتا۔ اور پھر اگر بعض احکام کے لئے تخصیص ہے۔ تو ایسے احکام کے امتیاز کا کیا ذریعہ ہے۔ چونکہ پرسوں کے "الفضل" میں آپ کا ایک مضمون شائع ہؤا جس میں اس امر پر کسی قدر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس لئے میں جناب سے اس امر کے متعلق تفصیلی علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ نیز ان احکام میں سے جن کی حکمت اور دلیل قرآن کریم میں بیان کی گئی۔ مجھے نظر نہیں آئی۔ وہ سمجھنا چاہتا ہوں۔

(۱) سورۂ نساء کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم واخواتکم الآیہ۔ ان آیات میں ان رشتوں کے حرام ہونے کی وجہ اور دلیل بیان نہیں کی گئی۔

(۲) اسی سورت کے دوسرے رکوع میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ یہاں بھی مرد کو عورت کی نسبت دگنا حصہ دینے کی وجہ بیان نہیں کی گئی۔

از راہ کرم ان دو باتوں کو حل فرمادیں اور نیز اس امر کی وضاحت فرمائیں۔ کہ ہمارا یہ دعوےٰ تمام قرآنی احکام کے متعلق ہے۔ یا یہ دعوےٰ بعض احکام کے لئے مخصوص ہے۔ بہت مہربانی ہوگی۔

خط کا جواب

عزیز مکرم - السلام علیکم

قرآنی احکام کی حکمتیں

قرآن مجید بے شک اکثر جگہ اور جہاں ضرورت ہو احکام کا فلسفہ بیان کرتا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر حکم کا فلسفہ ہو۔ کیونکہ بعض باتوں کی حکمت تو ایسی ظاہر ہے۔ کہ بے وقوف بھی اسے سمجھتے ہیں۔ اور اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ اور بعض کی قرآن میں تو موجود ہے۔ مگر ہر شخص اسے نہیں نکال سکتا۔ یہ اس لئے کہ ایسی حکمت نکالنا بھی سرسری کام نہ رہے۔ بلکہ مطہروں کا ہی کام ہو۔ یہی وجہ ہے کہ باریک حکمتیں ہما شما نہیں نکال سکتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح ہی نے یہ کام کیا ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر روز اول ہی ساری حکمتیں قرآن کی میری یا آپ کی سمجھ میں آجائیں۔ تو پھر تو قرآن انسانی کتاب ہؤا نہ کہ خدائی الہام انسانی کتابیں ظاہر اور صاف دلیلیں دیتی ہیں۔ اور جو کچھ ان میں ظاہر لکھا ہؤا ہوتا ہے۔ وہی ان کا تمام مبلغ علم ہوتا ہے۔ ان میں خزانے نہیں ہوتے کہ نئے نئے اور بوقت ضرورت اور زمانہ کے مطابق اور مخالفین کے اعتراضوں کے موافق استنباط اور جواب نکلتے رہیں۔ چوتھے یہ کہ بعض جگہ ظاہر طور پر دلائل اس لئے نہیں دیئے۔ کہ وہ علمی مسائل ہیں اور خدا تعالےٰ نے دنیاوی علوم کے ذریعہ آئیندہ زمانہ میں ان کی صداقت ثابت کرنی ہے۔ تا جب وہ علوم کھلیں۔ تب معلوم ہو کہ سبحان اللہ قرآن میں یہ صداقت پہلے سے موجود تھی۔ مگر راز اس کا اب علوم جدیدہ کے ذریعہ کھلا ہے۔ یہ علمی راز اگر قرآن میں صاف الفاظ میں کھولے بھی جاتے۔ تو اس زمانہ کے لوگ اس کو سمجھ نہ سکتے۔ بلکہ وہ ٹھوکر ہوتے پہلے زمانہ کے مخالف لوگوں کے لئے۔ اس وجہ سے قرآن باریک اشارے تو کردیتا ہے۔ مگر صداقت کے دلائل کو آئیندہ اپنے وقت پر ظاہر ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً شراب کی دلیل یہ کافی ہے۔ کہ اس کا نام صحیح عربی میں خمر ہے۔ وہ عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح ایک جگہ فرمایا کہ وہ جھگڑے اور فساد کا باعث ہے مگر ایک مجمل دلیل یہ بھی دی کہ اثمھما اکبر من نفعھما۔ اب اس میں یہ بات مخفی کردی۔ کہ آئیندہ زمانہ میں جب سائنٹیفک ترقیاں اور تجربے ہوں گے۔ تو اس وقت ان کے مزید نقصانات جگر دل گردوں۔ رگوں اور دماغ پر اور آئیندہ نسل پر ثابت ہونگے اسی طرح اس کے فوائد بعض بیماریوں یا اشیاء کو محفوظ رکھنے یا کیمسٹری کے تجربوں کے لئے بھی ثابت ہوں گے۔ مگر بہرحال کتنے ہی نقصانات اور کتنے ہی فوائد ثابت ہوتے چلے جائیں۔ نقصانات کا پلہ بہت بھاری رہے گا۔

کئی جگہ خدا تعالےٰ نے اس لئے بھی حکمت ظاہر نہیں کی۔ کہ لوگ بعض حکمتوں کو پڑھ کر باقی حکمتیں اپنی عقل اور فکر سے نکالیں۔ اس طرح قرآن ذہن اور عقل کو تیز کرتا ہے۔ جس طرح استاد بہت سی ہدائتیں دے کر پھر شاگرد کو کہتا ہے۔ کہ اب تم کو ایک راستہ پر چلا دیا ہے۔ آئیندہ تم خود بھی حکمتیں نکالا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تفقہ اور اجتہاد کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور قرآن ایک صداقت بتا کر پھر کہہ دیتا ہے افلا تعقلون اور افلا تذکرون۔ اسی طرح تفکر اور تدبر اور ظاہر سے باطن کی طرف جانے کی تاکید قدم قدم پر پائی جاتی ہے۔

غرض اصول باندھ دیا ہے۔ کہ شریعت کے احکام با دلائل اور مفید اور مطابق عقل ہیں۔ پھر بکثرت نمونے خود ان دلائل کے دے دیئے ہیں۔ اس کے بعد عقل اور فکر کے لئے ترغیب دی ہے۔ کہ خود بھی نکالو اور آئیندہ زمانوں کے لئے بہت سی صداقتوں کو چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ جب نئے نئے علوم ان کی تائید کریں تو ثابت ہو جائے۔ کہ یہ ایک عالم الغیب ہستی کا کلام ہے۔ آخر ماں باپ بھی تو ساری باتیں بچوں کو نہیں بتا دیتے۔ بلکہ یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہم نے بہت سی باتیں سکھا کر ان کو سیدھے راستہ پر چلا دیا ہے۔ اب یہ خود سوچیں اور غور کریں۔ علاوہ ازیں بہت سی روحانی باتوں کے دلائل وجدانی بھی ہوتے ہیں۔ اور قرآن کے ساتھ ایک اور مخفی علم یعنے علم لدنی مومن انسان خدا کی طرف سے پاتا ہے۔ ہزاروں گناہوں اور نیکیوں کا علم مومن اللہ تعالےٰ سے براہ راست قرآن مجید کی اتباع اور برکت سے حاصل کرتا ہے۔

اور ان کے دلائل روحانی ہوتے ہیں۔ جو الفاظ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ایک باطنی نور ہوتا ہے۔ جس سے ہر بات کی حکمت اور اس پر انشراح انسان کو نصیب ہوتا ہے۔ اور وہی ان کی دلیل ہے۔ مگر یہ ایک باریک سلسلہ ہے ؛۔

آپ اگر غور اور تدبر کرتے رہیں۔ تو بعض دلائل صاف نظر آئیں گے بعض غور و تدبر کے بعد ملیں گے۔ بعض علوم جدیدہ سے دستیاب ہونگے۔ کیونکہ قرآن خدا کی قولی کتاب ہے۔ اور صحیفہ نیچر خدا کی فعلی کتاب۔ اور ایک کے لئے دوسرے سے دلائل لئے جا سکتے ہیں پھر کئی دلائل مطہر لوگوں سے ملیں گے۔ پھر بھی کئی باتیں رہ جائیں گی۔ وہ آئندہ زمانہ میں سچی ثابت ہوں گی۔ یا اگلے جہان میں ان کی صداقت ظاہر ہو جائیگی ؛۔

رشتوں کی حرمت

اب میں آپ کے دونوں سوالوں کو لیتا ہوں۔ اول رشتوں کی حرمت اس میں پانچ قسم کے رشتے حرام ہیں۔ (۱) خونی رشتے۔ مثلاً ماں بہن۔ بیٹی وغیرہ (۲) تعظیمی رشتے۔ مثلاً ساس بہو۔ سوتیلی ماں اور ازواج النبی۔ (۳) قاطع رحم رشتے جو محبت توڑ کر فساد کا باعث ہوتے ہیں۔ مثلاً دو سگی بہنوں کا۔ یا بموجب حدیث شریف پھوپھی بھتیجی۔ اور خالہ بھانجی کا جمع کرنا۔ (۴) کفر پیدا کرنے والے رشتے۔ مثلاً مشرکہ سے نکاح کرنا۔ یا اہل کتاب کو لڑکی دینا۔ (۵) رضاعی رشتے جو دودھ کے رشتے کہلاتے ہیں ؛۔

اب دیکھ لو۔ یہاں کئی باتیں جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ موجود ہیں۔ یعنی مثلاً ولا تنکحوا ما نکح اباءکم من النساء الا ما قد سلف انہ کان فاحشۃ ومقتاً و ساء سبیلا اس آیت میں خدا تعالیٰ نے آخری حصہ میں ایک دلیل اس حرمت پر دی ہے پس معلوم ہوا۔ کہ بے وجہ یہ رشتے حرام نہیں۔ بلکہ ان کی جڑیں دلائل ضرور ہیں اور ایک دلیل نمونہ کے طور پر دے بھی دی ؛۔

حرمت کے متعلق دلائل

ظاہر ہے۔ کہ میاں بیوی میں مدارج کی برابری ضروری ہے۔ مگر یہ بات تعظیم والی جگہ کہاں ہو سکتی ہے۔ یہ کہنا کہ تعظیمی رشتہ کا لفظ کہاں سے نکال لیا؟

یہ اس آیت سے ثابت ہوا۔ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا۔ ان ذالکم کان عند اللہ عظیماً۔ (احزاب) یہ رشتہ عظیم ہے۔ اس لئے حرام ہے۔ اور خود حرام کے معنے بھی عزت و عظمت کے ہوتے ہیں۔ پس جہاں فریقین میں عظمت کا سوال آ جائے اور مدارج کی برابری نہ رہے۔ وہاں حرمت بھی آ جائے گی۔ دو بہنوں کا جمع کرنا ظاہر ہے۔ یہ عقل کا اور تجربہ کا سوال ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ دو سگی بہنوں میں کس قدر محبت ہوتی ہے۔ پھر جب وہ سوکنیں بن جائیں گی تو کس قدر عداوت ہو جائے گی۔ اور فساد برپا ہوگا۔ پس یہاں افلا تعقلوت والی دلیل سامنے آ جائے گی۔ اسی طرح مشرکہ عورت کی اولاد شرک سے متاثر ہوگی ؛۔

اسی رکوع کے ختم پر آگے چل کر ان رشتوں کی حرمت پر ایک دلیل پھر دی ہے یرید اللہ لیبین لکم ویھدیکم سنن الذین من قبلکم ویتوب علیکم واللہ علیم حکیم۔ واللہ یرید ان یتوب علیکم و یرید الذین یتبعون الشھوات ان تمیلوا میلاً عظیماً (نساء) یعنی ایسی ہی حرمتیں تم سے پہلے سب مذاہب میں ہم نے قائم کی تھیں۔ اور ان کی حکمتیں علیم و حکیم خدا ہی خوب جانتا ہے وہ تم پر مہربان ہے۔ اس کی بات ان لو۔ ورنہ بدکار شہوت پرست لوگ تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ تم اندھے ہو کر ماں بہن اور بیٹی کا بھی لحاظ نہ کرو۔ اور حیوانوں کی طرح جماع کرتے پھرو ؛۔

یہاں یہ دلیل دی۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب میں رشتوں کی حرمت موجود ہے پس ضرور ان میں کوئی فطرتی بات ہے کون ہے۔ جو اپنی ماں کو بیوی بنا سکے۔ یا بیٹی۔ بہن پر نظر بد ڈال سکے۔ سوائے اس کے جس کی فطرت ہی مسخ ہو چکی ہو انسانی فطرت ہی اس بات کو دھکے دیتی ہے۔ پھر جو حکمتیں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئیں علیم و حکیم خدا ان کو اپنے وقت پر ظاہر کرے گا۔ ابھی تم بغیر مزید علمی انکشافات کے ان کو سمجھ نہیں سکو گے۔ کیا سوائے سخت بدکار اور بدمعاش شہوتی لوگوں کے کبھی سنا بھی ہے۔ کہ ماں بہن بیٹی وغیرہ سے کس شریف نے کبھی تعلق پیدا کیا ہو؟

خداوندی احکام

حلال حرام کے متعلق شریعت اسلام کا ایک اصل یہ بھی ہے۔ کہ ہر بات میں اس نے ایک خانہ خدا کے لئے بھی خالی چھوڑا ہوا ہے۔ تا کہ شریعت ایک بادشاہی قانون معلوم ہو۔ اور خدا کی فرمانبرداری کا دین و دنیا کے ہر کام میں امتحان ہوتا رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کھانے پینے نکاح۔ کمائی حتےٰ کہ نماز روزہ۔ اور نیک کاموں تک میں بھی بعض باتیں ناجائز رکھدیں۔ لیعلم اللہ من یخافہ بالغیب تاکہ اصلی فرمانبردار اور خواہش کے بندے میں فرق ہوتا رہے۔ اور بندہ بھی افراط و تفریط سے بچتا رہے ؛۔

مثال کے طور پر آیت غیر محلی الصید وانتم حرم ان اللہ یحکم ما یرید (مائدہ) بتاتی ہے۔ کہ احرام میں شکار کو حرام کر دینا بظاہر بڑی سختی ہے۔ ایک حلال طیب چیز کو کیوں حرام کر دیا گیا۔ سو اس کا جواب یہ دیا۔ کہ ان اللہ یحکم ما یرید۔ ہم بادشاہ جو ہوئے جو چاہیں حکم دیں۔ تم کو ماننا ہوگا۔ یہ ہم مانتے ہیں۔ کہ خدا کی کوئی بات علم و حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر بعض اوقات وہ ان کی حکمت واضح نہیں کرتا۔ یونہی شاہانہ احکام جاری کر دیتا ہے۔ تا کہ دیکھے کہ بندے صرف اپنے فائدہ کی غرض سے ہی میرے احکام مانتے ہیں۔ یا مجھے مالک سمجھ کر بھی میرے فرمانوں پر سر تسلیم خم کرتے ہیں ؛۔

خونی رشتوں کی حرمت میں حکمت

اب ان خونی رشتوں کے متعلق میں ایک نئی بات کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ انسانی خون کے متعلق موجودہ تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اور ایک قسم کا خون اگر دوسری قسم کے خون والے آدمی میں ڈال دیا جائے۔ تو مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اگر اسی قسم کے خون والے آدمی میں ڈالا جائے تو غیر مہلک بلکہ مفید ہوتا ہے۔ زید اگر ایسا سخت بیمار ہے۔ کہ اس کے اندر جان بچانے کے لئے کسی کا خون بذریعہ پچکاری داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ تو یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر شخص کا خون کارآمد ہو سکے۔ اگر زید کا خون اے کلاس کا خون ہے۔ تو ایسے ہی آدمی کا خون اس کی جان بچا سکے گا۔ جو خود اے کلاس کا خون رکھتا ہو۔ اگر بی کلاس والے کا خون زید کے اندر چڑھا دیا جائے گا تو زید مر جائے گا۔ یہی حال سی کلاس اور ڈی کلاس وغیرہ کا ہے ؛۔

یہ تفتیش اور تجربات گو ابھی تکمیل کو نہیں پہنچے۔ پھر بھی بعض قانونی مقدمات میں بچہ اور ماں باپ کے خون کا مقابلہ کرنے سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ یہ بچہ اسی باپ کا ہے۔ یا ولد الحرام۔ پس خون لوگوں کے مختلف ہوتے ہیں۔ اور اپنی اپنی تاثیر رکھتے ہیں۔

اسی طرح مزید قسمیں خون کی دریافت ہو رہی ہیں۔ کیا تعجب کہ کسی زمانہ میں سگے رشتہ داروں کا خون اور ان کے آپس میں ملنے کے نقصانات اور نسل پر اس کا اثر یہ سب باتیں روشن ہو جائیں۔ ابھی تو بسم اللہ ہے۔ مگر جب اتنا ثابت ہو گیا۔ کہ مختلف انسانوں کے خون مختلف تاثیرات رکھتے ہیں۔ تو یہ بھی ضرور ثابت ہو گیا۔ کہ خونی رشتوں پر ان کا اثر ضرور ہے۔ اور جتنا قریب رشتہ ہے۔ اتنا ہی اثر ہے۔ آگے مزید توضیحات ہوتی رہیں گی۔ ابھی تو ایک اشارہ مومن کے لئے خونی رشتوں کی حلت حرمت کے مسئلہ کے متعلق کافی ہے ؛۔

اسی طرح تحقیقات جدیدہ سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ انسانوں میں رشتہ داریاں اگر ہمیشہ اقرب رشتہ داروں میں ہوں تو نسلی اور خاندانی کمالات اور خصوصیات تو قائم رہتے ہیں۔ مگر نسل کم ہو جاتی ہے۔ اور بعض پیدائشی نقص مثلاً مادر زاد گونگا بہرا اندھا ہونا وغیرہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر رشتہ داریاں غیروں کے ساتھ ہوں تو نسل زیادہ ہوتی ہے۔ مادر زاد نقص کم ہوتے ہیں۔ اور نئی نسل زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔ گو خاندانی خصوصیات کم ہو جاتی ہیں۔ چونکہ اسلام دونوں قسم کے فوائد دینا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے ایک طرف تو نہائت اقرب رشتہ داریاں بند کر دیں۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کی طرح یہ نہیں کیا۔ کہ سو پشت تک بھی خونی رشتہ ملتا ہو تو ہرگز نکاح نہ کیا جائے۔ بلکہ نہائت قریبی رشتہ داروں کے علاوہ باقی برادری سے بھی اجازت دے دی ہے۔ اور غیروں سے بھی تاکہ لوگوں کو تنگی نہ ہو۔ تورات کی طرح یہ نہیں کہا۔ کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی کی لڑکی لینی نہیں چاہیئے ؛

دودھ کے رشتوں میں حرمت کی حکمت

اب رہا دودھ کے رشتوں کا معاملہ تو خون کی طرح انشاء اللہ وہ بھی ایک دن کھل جائے گا۔ ابھی کئی باتیں ہیں۔ جن کے لئے یوم تبلی السرائر والے انکشافات کا وقت نہیں آیا۔ علاوہ ازیں آئندہ زمانوں کیلئے بھی قرآنی صداقتوں کے ثبوت چھوڑنے چاہئیں۔ اگر ساری دلیلیں پہلے ہی موجود ہوتیں تو یہ خدائے حکیم کا کلام نہ ہوتا جب بکثرت حکمتوں سے ہم واقف ہو گئے۔ تو باقی بھی مان لینی چاہئیں۔ ورنہ ایمان کبھی بھی نہ ہوگا۔

تقسیم ورثہ میں حکمت

اب دوسری بات لیجئے۔ یعنی ورثہ میں مرد کا عورت سے دوہرا حصہ ہوتا اس کی دلیل خدا تعالٰے نے یہ بیان کی ہے ؛

اول۔ مرد عورتوں پر اس لئے فضیلت رکھتے ہیں۔ کہ ان کا نان نفقہ اور مہر مردوں کے ذمہ ہے۔ (وبما انفقوا) مردوں پر خرچ کرنے والا کوئی نہیں۔ عورتوں پر خرچ کرنے والے مرد ہیں۔ ولا تنسوا الفضل بینکم وعلی المولود له رزقهن و کسوتهن بالمعروف۔ غرض مردوں کے ذمہ شریعت نے عورتوں کے سب ضروری خرچ لگا دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ مرنے کے بعد بھی عدت پوری ہونے تک بلکہ ایک سال تک وُہ ان کی جائداد سے خرچ طلب کر سکتی ہیں پس جب تمام اخراجات عورتوں کے اور ان کے بچوں کے سب مردوں کے ہی ذمہ خدا تعالٰے نے رکھے ہیں۔ تو پھر آمدنی بھی مردوں کو ہی زیادہ جائیگی اس لئے ورثہ کا حصہ بھی ان کو زیادہ ملنا چاہیئے ؛

باقی یہ کہ کتنا زیادہ ملنا چاہیئے یہ اس آئت سے استنباط ہوتا ہے۔ جہاں مردوں کی شہادت کی قیمت عورتوں کی شہادت سے دگنی بیان کی گئی ہے۔ اس لئے انکو ورثہ بھی دُگنا ملنا چاہیئے ؛

امانت جائداد تحریک جدید قادیان

"الفضل" عنہ مجریہ ۱۸ فروری ۱۹۳۸ء میں امانت فنڈ تحریک جدید ہفت سالہ کی اہمیت واضح کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کی ایک تقریر سے بعض اقتباسات شائع کئے گئے تھے۔ جن میں حضور نے اس تحریک کو نہائت مبارک قرار دیتے ہوئے یہاں تک فرمایا تھا۔ کہ یہ ایک الہامی تحریک ہے ؛

خوشی کی بات ہے کہ بعض احباب نے اس فنڈ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے تحریک امانت ہفت سالہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اور ابھی دوستوں کے وعدے موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے احباب ہیں جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ممکن ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المومنین کے ارشادات عالیہ کو پڑھ کر اپنے دل میں یہ عہد کر لیا ہو۔ کہ وُہ تحریک امانت ہفت سالہ میں ضرور شامل ہوں گے۔ لیکن ان کے نام درج نہیں کئے جا سکتے۔ جب تک وُہ خود دفتر امانت میں اطلاع نہ دیں۔ اس جگہ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان تمام احباب کو جنہوں نے دور اول میں اس مبارک تحریک میں شمولیت اختیار نہیں کی عرض کر دوں۔ کہ وُہ دور ہفت سالہ میں تلافیٔ مافات کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ نہ رہے۔ کیونکہ یہ ایک ضروری بات ہے۔ کہ اگر دوست توجہ نہیں فرمائیں گے۔ اور امانت جائداد میں روپیہ جمع نہیں کرائیں گے۔ تو نہائت اہم اور ضروری کام رک جائیں گے۔ جو پچھلے تین سالوں میں سرانجام ہوئے۔ اور مرکز سلسلہ کی مضبوطی کا موجب بنے۔ اللہ تعالٰے ان سب کو توفیق عطا فرمائے ؛

وہ احباب جو گزشتہ سہ سالہ دور میں شامل رہے ہیں۔ ان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چونکہ مومن پیچھے نہیں ہٹتا۔ بلکہ اس کا قدم آگے بڑھتا ہے اس واسطے وُہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

بالآخر میں امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و سکرٹریاں جماعت کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو جو "الفضل" عنہ مجریہ ۱۸ فروری ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۲ پر شائع ہو چکی ہے۔ تمام جماعت کے دوستوں کو پڑھ کر سنا دیں اور بار بار تحریک کریں۔ کہ تمام دوست اس میں شامل ہوں ؛

سکرٹری امانت جائیداد
تحریک جدید قادیان

اضافہ شرح چندہ عام و حصہ آمد

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ موصی اور غیر موصی احباب جو خوشی سے پسند کریں اپنی شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں۔

(۱) جو دوست موصی ہیں وُہ اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تین سال کے لئے $\frac{1}{9}$ کر دیں۔ اور جو $\frac{1}{9}$ حصہ آمد ادا کرتے ہیں۔ وہ $\frac{1}{8}$ پر آ جائیں۔ علیٰ ہذا القیاس $\frac{1}{3}$ تک آ جائیں۔

(۲) غیر موصی احباب اپنا چندہ عام بجائے ایک آنہ فی روپیہ ماہوار کے سوا آنہ فی روپیہ ماہوار تین سال کے لئے ادا کرنا منظور کریں۔ بہت سے احباب نے اپنے پیارے امام کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے اپنے حصہ آمد اور چندہ عام میں اضافہ کیا ہے۔ باقی احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ایک طوعی تحریک ہے۔ جس میں شامل ہو کر ہر ایک دوست بہت بڑے ثواب میں شامل ہو سکتا ہے ؛ ناظر بیت المال قادیان

فتنۂ مصری اور جماعت احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی چاند سے دس مشابہتیں

از جناب ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز خانصاحب میگاڈی مشرقی افریقہ

(۲)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بلند شان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق چونکہ عقلی و نقلی دلائل۔ متعدد حوالجات۔ الہامات اور بشارات کی روشنی میں کافی لکھا جا چکا ہے۔ اس لئے یہ عاجز اپنے مخصوص ذوق کے مطابق صرف علم طبیعات کی روشنی میں حضور کی صداقت واضح کرنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ مجھے صرف یہی گوشہ خالی نظر آیا۔ سوائے اس کے کہ بعض جگہ ضمناً دوسرے دلائل کا بھی ذکر آجائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان اشعار میں خدا نے اول یہ بشارت دی ہے۔ کہ تیرا ایک بیٹا ایک دن میرا محبوب ہوگا۔

یہ ایک پیشگوئی ہے۔ اور آئندہ ہونے والے واقعہ کا ذکر ہے۔ نہ کہ لڑکے کی موجودہ حالت کا بیان۔ اگر یہ بشارت صرف موجودہ حالت کے متعلق ہوتی۔ تو معترض کو شک کی گنجائش تھی۔ اور وہ کہہ سکتا تھا۔ کہ اب نعوذ باللہ آپ اس کے مصداق نہیں رہے۔ مگر چونکہ یہ پیشگوئی ہے۔ اور آئندہ کی حالت کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے ایسا شبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

دوسرے محبوب کا لفظ بھی قابل غور ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا محبوب کبھی کوئی گمراہ وجود نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اللہ تعالےٰ پر بھی اعتراض آئیگا۔ کہ وہ نعوذ باللہ ناپاک وجودوں کو محبوب بنا لیتا ہے محض اس لئے کہ وہ کسی نبی کا لڑکا ہے۔

پس یہ لفظ محبوب بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی پاکیزگی کا ثبوت ہے۔

پھر حضور نہ صرف ذکی ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھکر مزکی بھی ہیں۔ حضور کی قوت قدسیہ اور پاک توجہ سے ہزاروں احمدی پاک ہوئے ہیں۔ اور حضور کا خاص روحانی اثر بندہ نے اپنی ذات میں بھی محسوس کیا ہے۔ اسوقت میرے علم میں درجنوں وہ نوجوان ہیں۔ جو میرے ساتھ احمدیہ ہوسٹل میں ۱۹۱۹ء میں رہا کرتے تھے۔ جن کی روحانی حالت ادنیٰ تھی۔ مگر حضور کے بار بار ہوسٹل میں تشریف لانے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اکثروں کی روحانی طاقتوں نے بڑھنا شروع کیا اور آج ان میں سے کوئی کسی جگہ پیغامِ حق پہنچا رہا ہے۔ اور کوئی کسی جگہ۔

غرضکہ سینکڑوں نوجوانوں کو حضور کی پاک توجہ اور حسن اور احسان نے ابدال بنا دیا ہے۔ پھر اس بشارت میں مہ کا لفظ بہت لطیف اور قابل غور ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے حضرت محمود ایدہ اللہ کو چاند سے تشبیہ دی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ چاند اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ میں کس لحاظ سے مشابہت ہے۔

پہلی مشابہت

چاند کی ابتداء ہمیشہ معمولی ہوتی ہے۔ اور اس کے گرد شروع میں اندھیرا ہوتا ہے۔ اور وہ اتنا باریک ہوتا ہے کہ بعض تو اس کے وجود میں ہی شک کرنے لگ جاتے ہیں۔ صرف تیز نگاہ والے ہی اسکو دیکھ سکتے ہیں۔ اور بعضوں کو تو دُوربین لگانی پڑتی ہے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین کی ابتداء بھی بہت معمولی تھی اور حضور کا نور اتنا باریک تھا۔ کہ اکثروں نے انکار کر دیا۔ صرف تیز روحانی نگاہ والے ہی آپکو پہچان سکے۔ اور بعضوں نے راستبازوں کی شہادت پر یقین کر لیا۔ اور کئی ایک کو روحانی دوربین لگانی پڑی۔ یعنی کشوف رؤیاء اور الہامات سے اللہ تعالےٰ نے خود بتا دیا۔

دوسری مشابہت

چاند کی ترقی ہمیشہ تدریجی ہوتی ہے اور سورج کی طرح یکدم اس کا مکمل ظہور نہیں ہوتا۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ترقی بھی تدریجی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔

تیسری مشابہت

چاند کی روشنی ذاتی نہیں بلکہ سورج سے حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ چاند کا کام صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی سطح کو پاک و صاف بنا کر سورج کے سامنے کر دے تاکہ سورج کا نور اس کی سطح پر سے منعکس ہو سکے اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا نور بھی ذاتی نہیں۔ بلکہ حضور نے شمس یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نور حاصل کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا کام صرف یہ تھا۔ کہ اپنے قلب مطہر کی سطح کو اچھی طرح پاک و صاف بنا کر اپنی ساری توجہ اور اپنے سارے ارادوں کو اپنے آقا کی مرضی کے تابع کر دیا اور اس طرح جب حضور کا قلبی آئینہ پورے طور پر شمس کی طرف جھک گیا۔ تو اس میں سے انوار سماویہ پورے طور پر منعکس ہونے شروع ہو گئے۔

چوتھی مشابہت

چاند سورج کی تقریباً تمام صفات کا مظہر اور ظل ہوتا ہے چنانچہ چاند کی روشنی میں تقریباً وہ ساری صفات پائی جاتی ہیں جو دھوپ میں ہوتی ہیں۔ مثلاً چاندنی میں بھی سورج کی طرح پھلوں کو پکانے اور ان کو موٹا کرنے کی طاقت ہے۔ اسی طرح چاندنی میں بھی دن کی طرح فوٹو لیا جا سکتا ہے۔ پھر بعض کیمیاوی اثرات کے لحاظ سے بھی چاندنی دھوپ سے مشابہ ہے اسی طرح ہمارا امام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کامل مظہر اور ظل ہے۔ اور دونوں میں کامل مشابہت ہے۔ الہام الٰہی سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی کہ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ جو کہ موعود لڑکے یعنی مصلح موعود کی طرف اشارہ تھا۔

پانچویں مشابہت

چاند سورج کی غیر حاضری میں یعنی رات کے وقت سورج کا قائم مقام اور نائب ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کو مہ کا مبارک نام دیکر اس بات کی طرف اشارہ فرما دیا۔ کہ ایکدن یہ شمس یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نائب اور خلیفہ ہوگا۔ اور تاریکی کے ایام میں محمدی اور احمدی نور لوگوں تک پہنچاتا رہیگا۔

ایک سوال کا جواب

اگر یہ سوال ہو کہ سورج چونکہ غروب ہو جاتا ہے۔ اس لئے رات کو چاند کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ مگر یہ روحانی سورج (محمدی اور احمدی نور) تو قیامت تک روشن رہنے والا تھا۔ اس کی موجودگی میں روحانی چاند (خلفا) کی کیا ضرورت تھی۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ بات ہی غلط ہے کہ سورج غروب ہوا کرتا ہے۔ یہ تو محض آنکھ کا دھوکہ ہے جسکو ایک سکول کا طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے۔ کہ درحقیقت سورج غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ زمین گردش کھا کر پہلو بدل لیتی اور سورج سے منہ موڑ کر ظلمت کو پسند کر لیتی ہے۔

پس جس طرح مادی سورج کی موجودگی میں بوجہ گردشِ زمین کے رات کی تاریکی کو دور کرنے کیلئے چاند کی ضرورت پڑ جاتی ہے اسی طرح روحانی سورج (محمدی اور احمدی نور) کے قیامت تک روشن رہنے کے باوجود۔ لوگوں کے قلوب کی زمین کی گردش کیوجہ سے ظلمت کے ایام کیلئے روحانی چاند (خلفا) کی ضرورت پڑتی رہیگی۔ اور اس میں نہ ہی سورج کا قصور ہے نہ ہی ہمارے شمس کا کچھ نقص کیونکہ گردش زمین کا اپنا فعل ہے۔ اور وہی تاریکی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگوں کا خدا کے نور سے منہ موڑ لینا ان کا اپنا فعل ہے۔ اور ظلمت ان کی اپنی پیدا کردہ ہوتی ہے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحم ہے۔ کہ وہ ظلمت کو دور کرنے کے لئے چاند یعنی خلفاء کو بطور نائب کے کھڑا کرتا رہتا ہے۔

چھٹی مشابہت

چاند کو کبھی گرہن بھی لگتا ہے۔ جس
ے اس کی سطح عارضی طور پر تاریک نظر
ن ہے۔ اسی طرح ضروری تھا کہ ہمارے
رے مہ کے گرد بھی کبھی اندھیرا آ
ئے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ
روں گا دور اس مہ سے اندھیرا
مطابق دور فرما دے۔ اگر کہا جائے کہ
سوف تو ایک نقص ہے۔ اور سورج
ے فیض حاصل کرنے میں عارضی تعطل کا
ہے۔ کیا خلفا بھی کبھی روحانی فیض سے
رضی طور پر محروم ہو سکتے ہیں۔ تو اس
جواب یہ ہے۔ کہ یہ بھی نظر کا فریب ہے
ونکہ خسوف میں جو تاریکی نظر آتی ہے۔
ہ چاند کی ذاتی تاریکی اور اندرونی نقص
ہیں ہوتا۔ بلکہ درحقیقت زمین کبھی
بھی چاند اور سورج کے درمیان جب
جاتی ہے۔ تو اس کا سایہ چاند پر پڑ جاتا
ہے۔ اور اس طرح چاند عارضی طور پر
تاریک ہو جاتا یا تاریک نظر آتا ہے۔ مگر
جلد ہی اللہ تعالےٰ اس عارضی روک
کو دور کر کے پھر چاند کو روشن کر دیتا
ہے۔ بعینہ اسی طرح جب کبھی روحانی
چاند (ہمارے مہ) میں کوئی اندھیرا
نظر آتا ہے۔ تو وہ بھی آپ کا ذاتی اندھیرا
یا اندرونی نقص نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ بھی
خسوف کی طرح سفلی اور ارضی خواہشات
رکھنے والے قلوب کی زمین کی سیاہی
ہوتی ہے۔ جو بظاہر چاند پر پڑتی نظر آتی
ہے۔ مگر جلد ہی اللہ تعالےٰ اس نجاست
کے پلندے کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور
ہمارا بدرِ کامل پھر پوری آب و تاب کے
ساتھ منور نظر آنے لگ جاتا ہے۔

ساتویں مشابہت

علم ہیئت کی تحقیقات سے یہ بھی
ثابت ہے۔ کہ چاند کا تعلق زلازل کے
ساتھ بہت گہرا ہے۔ چنانچہ جس وقت
چاند زمین کے قریب ہوتا ہے۔ (جس کو
انگریزی میں "Perigee" کہتے ہیں
تو اس وقت پندرہ فیصدی زلازل زیادہ
آتے ہیں۔ اس کی وجہ ابھی تک معلوم
نہیں ہو سکی۔ مگر چاند کی کشش کا بہر حال
اس کے ساتھ تعلق ضرور ہے

عربی لغت بھی اس کی طرف راہنمائی
کرتی ہے۔ چنانچہ لفظ خسف میں چاند
گرہن اور زلزلہ دونوں کا مفہوم پایا جاتا
ہے۔ اور خسف کے معنے زمین میں دھنسا
دینے اور ذلیل اور بے نور کرنے کے
بھی ہیں۔ جس سے خسوف کی حقیقت پر کافی
روشنی پڑتی ہے۔

اسی طرح ہمارے مہ کا بھی زلازل
کے ساتھ خاص تعلق معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب سے خلیفہ
ہوئے ہیں۔ اس کثرت سے زلازل آئے
ہیں۔ کہ ان کی نظیر پہلے سالوں میں نہیں
ملتی۔ پھر خسف کے دیگر لغوی معنوں کی
رو سے سفلی خواہشات والے لوگوں کو
جنہوں نے اس نور (شمس) اور اس
مہ (چاند) کے درمیان آ کر تاریکی پیدا
کرنے کی کوشش کی۔ ذلیل کیا گیا۔ اور
زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اور ایسا آئندہ
بھی ہوتا رہے گا۔ جب تک شیطان کا سر
اچھی طرح کچلا نہ جائے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آٹھویں مشابہت

پھر چاند کا تعلق مدوجزر کے ساتھ
بھی ہے۔ یعنی چاند کی کشش سے سمندر
کا پانی چڑھتا ہے۔ اور کم ہوتا رہتا ہے
اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ چاند پوری طاقت
کے ساتھ ساری زمین کو اپنی طرف کھینچنے
کی کوشش کرتا ہے مگر خشکی چونکہ ٹھوس شے
ہے۔ اس لئے اس پر کشش کا اثر نمایاں
نہیں ہوتا۔ اور پانی چونکہ سیال اور نرم
چیز ہے۔ اس لئے وہ جلدی کھنچ جاتا ہے
جس سے مدوجزر کی کیفیت پیدا ہو جاتی
ہے۔ اسی طرح ہمارے پیارے مہ
(حضرت محمود ایدہ اللہ) کا تعلق بھی پانی
کے ساتھ خاص معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ
حضور کے زمانہ خلافت میں سیلاب کثرت
سے آئے ہیں۔ جس کی وجہ حضور کی روحانی
توجہ اور کشش معلوم ہوتی ہے۔ یعنی حضور
کا قلب مطہر تو چاہتا ہے کہ دنیا کے سارے
قلوب کو اپنی طرف کھینچے۔ مگر جو ارضی خواہشات
میں منہمک ہو رہے ہوں ان کو کون
کھینچ سکتا ہے۔ اس لئے اس کشش
کا نمایاں اثر رقیق القلب اور خشیت اللہ
رکھنے والے دلوں پر ہو رہا ہے۔ چنانچہ
تمام دنیا میں سعید روحوں کے اندر حق
کی تڑپ اور پیاس پائی جاتی ہے جس
کی وجہ حضور کی ہی توجہ روحانیہ ہے۔
اور اس قلوب کے اندر روحانی مدوجزر
کا اظہار تصویری زبان میں پانیوں کے
اندر سیلاب کی شکل میں ہو رہا ہے۔

نویں مشابہت

چاند کے اندر دن کو بھی نور ہوتا
ہے۔ مگر چونکہ ہماری آنکھوں پر سورج
کی روشنی براہ راست پڑ رہی ہوتی ہے
اس لئے چاند کا نور ہم کو نظر نہیں آتا۔
شام کے وقت جب ہماری آنکھ سورج
سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ تب چاند کا
نور نمایاں ہوتا ہے۔ جس طرح دن کے
وقت اگر بجلی کا لیمپ جل رہا ہو تو اس
کی روشنی بہت مدہم معلوم دیتی ہے۔
مگر رات کو وہی لیمپ بہت روشن ہو
جاتا ہے۔ اسی طرح چاند میں نور پہلے
موجود ہوتا ہے۔ شام کے وقت صرف اس
کا اظہار ہوتا ہے۔ اور لوگ پکار اٹھتے
ہیں۔ کہ ہم نے چاند کو پہچان لیا ہے۔ اسی
طرح ہمارے مہ میں حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی زندگی میں ہی نور موجود
تھا۔ چنانچہ روحانی بصیرت رکھنے والوں
مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کو بھی نظر آتا تھا۔ مگر کمزور
نگاہ والوں کو بوجہ روحانی شمس سے
براہ راست نور حاصل کرنے کے نظر نہ
آتا تھا۔ اور جب روحانی سورج اور
اس کے پہلے مظہر سے ہماری آنکھ اوجھل
ہوئی۔ فوراً اس مہ کا نور نمایاں نظر آنے
لگا۔ اور لوگ پکار اٹھے کہ "میاں صاحب
خلیفہ ہوں" "میاں صاحب خلیفہ ہوں"
مگر افسوس شپرہ چشم لوگوں کو پھر بھی نظر نہ
آیا۔ بلکہ اب بھی جب کہ وہ بدرِ کامل ہو گیا
ہے۔ ان کو نظر نہیں آ رہا۔ اور وہ اس
کے داغ ہی تلاش کر رہے ہیں۔ جس
طرح چاند کے اندر پہاڑوں کی وجہ سے
داغ نظر آتے ہیں جو اس کا دراصل حسن
ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ جوں جوں
چاند بڑا ہوتا جاتا ہے۔ داغ نمایاں
ہوتے جاتے ہیں (یعنی نئے چاند میں
داغ نہیں ہوتے مگر چودھویں کے چاند
میں پہاڑوں کی وجہ سے داغ نمایاں
ہو جاتے ہیں۔) اسی طرح ہمارا مہ بھی
جوں جوں ترقی کر رہا ہے۔ مخالفین کو
اس کے روحانی پہاڑ مثلاً کوٹھیاں۔
جائدادیں۔ موٹر۔ کوریں وغیرہ داغ نظر
آ رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی اس کا حسن
اور صداقت کا ثبوت ہیں۔

دسویں مشابہت

سورج کا کام درختوں کی نشوونما
اور پھلوں کو پکانا ہے۔ مگر چاند کا کام
یہ ہے۔ کہ وہ پھلوں کو موٹا کرتا اور
ان کو جلدی جلدی بڑھاتا اور ان میں
رس ڈالتا ہے۔ چنانچہ اکثر احباب نے
دیکھا ہوگا۔ کہ چاندنی میں بیل اور ترکاریاں
جلدی جلدی بڑھتی ہیں۔ مگر ککڑی تو اتنی
سرعت سے بڑھتی ہے۔ کہ اس کے اندر
سے سٹر سٹر کی آواز بھی آتی ہے۔ اسی
طرح ہمارے روحانی شمس (حضرت مسیح
موعود علیہ السلام) کا کام جماعت کے
درخت کی نشوونما اور افراد کو ایمان میں
کامل کرنا تھا۔ مگر اب ہمارے مہ (حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) کا یہ کام
ہے۔ کہ وہ جماعت کو جلدی جلدی بڑھا رہا
اور پھیلا رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے تیار کردہ پھلوں کو رس
سے بھر رہا ہے۔ اور وہ دور دراز
ملکوں میں اشاعت اسلام کے لئے نکل
رہے ہیں۔ گویا خلافت کا زمانہ تکمیل اشاعت
ہدایت کا زمانہ ہے۔ جس کے لئے مبلغ
تیار ہو کر جا رہے ہیں۔ ذلک عشرۃ
کاملۃ

خدمت دین کا ایک عمدہ موقع

ایک دوست برہما جا رہے ہیں ان کی
خواہش ہے کہ اگر کوئی دوست مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت
برہما جانا چاہتے ہوں تو وہ ان کو ساتھ لے
جا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ راستہ کے کرایہ اور
خرچ کا بندوبست کر لیں۔ وہاں پہنچ کر وہ ان کے
خرچ خوراک اور کاروبار کے ذمہ دار ہونگے
اگر کوئی دوست برہما جانے کے لئے تیار
ہوں تو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو بھیجنے کا انتظام
کیا جا سکے۔ امیر جماعت کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخرالذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائے گا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

فرزند علی ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

تقرر عہدیداران

محلہ دارالرحمت قادیان کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران منظور رکئے جاتے ہیں۔

۱۔ سکرٹری مال — بابو محمد امیر صاحب پنشنر
۲۔ محاسب — بابو غلام حیدر صاحب "
۳۔ امین — شیخ اللہ بخش صاحب "
۴۔ محصل — برائے شمالی جانب حافظ شفیق احمد صاحب
برائے جنوبی ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر "

امید ہے۔ کہ عہدہ داران جماعت سے تعاون فرما کر ماجور ہونگے

ناظر بیت المال

وصایا کی منسوخی کا اعلان

(۱) مولوی مصباح الدین صاحب قادیان (۲) منشی اکبر علی صاحب ساکن خانوالی حال سدوکے ضلع گجرات (۳) منشی صوبے خان صاحب پٹواری ساکن اجمیر ضلع ہوشیارپور (۴) جمال دین صاحب دجمال کھانڈ) کشمیر (۵) اللہ دین صاحب فلاسفر قادیان (۶) محمد شاہ نواز صاحب سری گوبند پور (۷) عبد اللہ خان صاحب قادیان

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

بی۔ اے۔ ایس۔ اے۔ وی۔ یا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی ضرورت

مدرسہ احمدیہ قادیان کے ایک ریٹائر ہونے والے استاد کی اسامی کو پر کرنے کے لئے ایک بی۔ اے۔ ایس۔ اے۔ وی یا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی استاد کی ضرورت ہے جو انگریزی جنرل نالج وغیرہ مروجہ علوم انٹرنس تک پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند اصحاب پندرہ دن کے اندر اپنے مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

انجمن احمدیہ بجیت پور (بنگال)

پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگال نے اطلاع دی ہے کہ بجیت پور (بنگال) میں نئی انجمن قائم کی گئی۔ جس کے پریذیڈنٹ مولوی قاضی خلیل الرحمٰن صاحب اور سکرٹری مولوی عبد الجبار صاحب منتخب کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اس انجمن کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ اور منتخب شدہ عہدہ داروں کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک دی جاتی ہے۔ اس کے بعد نیا انتخاب کر کے منظوری لی جانے

ناظر اعلیٰ

قادیان اور اسکے گردونواح میں زمین خریدنیوالوں کے لئے ایک ضروری اعلان

بعض اصحاب قادیان میں ہمارے مزارعان موروثی یعنی دخیلکاروں کیساتھ ان کی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع ورہن کی گفتگو شروع کردیتے ہیں۔ یا ہمارے پاس اجازت کے لئے آتے ہیں۔ ایسے جملہ اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں۔ بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں جنہیں اپنی زمین کے رہن رکھنے یا بیع کرنے یا زراعت کے سوا کسی اور استعمال میں لانے کا قطعًا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ بیع ورہن وغیرہ کی گفتگو کرکے اپنا نقصان نہ کریں۔ باقی رہا یہ امر کہ مالکان اراضی کی پیشگی اور تحریری اجازت کے ساتھ اراضی دخیلکاری حاصل کی جائے سو گو قانونًا ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن چونکہ اس سے مالکان کے حقوق پر وسیع اثر پڑتا ہے۔ اور اور بھی کئی قسم کی مشکلات اور ناگوار حالات کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس قسم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لہذا احباب کو چاہیئے۔ کہ ایسی اجازت کے حاصل کرنے کے درپے نہ ہوں۔

علاوہ ازیں قادیان کے گردونواح میں تین گاؤں ایسے ہیں۔ جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں۔ بلکہ صرف حقوق ملکیت ادنےٰ رکھتے ہیں۔ اور ملکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں۔ یہ دیہات (۱) ننگل باغبانان (۲) بھینی بانگر اور (۳) کھارا ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان دیہات میں بھی کوئی سودا بغیر مالکان اعلےٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے نہ کریں۔ یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اور اصل باشندگان کے سوا باقی سب اصحاب پر عائد ہوگی۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کرچکے ہوں یا آئندہ کریں۔

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کے خرید ورہن وغیرہ بہر صورت ممنوع ہے۔ اور کسی صورت میں اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنیٰ کی خرید وغیرہ کے لئے مالکان اعلےٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہے۔ مگر امید کی جاتی ہے۔ کہ احباب ان دیہات کی اراضیات کے درپے ہونے کی بجائے گردونواح کے دوسرے دیہات کی طرف زیادہ توجہ دیں گے۔ جس میں بہت سے قومی فوائد بھی ہیں۔ بہر حال امید ہے۔ کہ اس واضح اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے نقصان اور ہماری پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔

یہ اعلان پہلے بھی کیا جاچکا ہے۔ اور اب مکرر کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب مطلع رہیں۔ اور کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

خاکسار

مرزا بشیر احمدؐ ایم۔ اے قادیان

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۸ء

مارچ
منگلوار
۱
سے
مارچ
جمعرات
۳۱
تک
شمالی ہندوستان کا عجیب وغریب جواہر ریزوں کا خزانہ امرت دھارا دوائی خانہ اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں عوام الناس کی سفارش پر ماہ مارچ میں تمام
دوائیں اور کتابیں آدھی قیمت پر اور امرت دھارا نیز اس کے مرکبات (مرہم۔بام۔صابن وغیرہ وکشتہ سونا تین چوتھائی قیمت پر ہر ایک سال کی طرح اس سال بھی عام لوگوں کی نذر کریگا
سال بھر میں ایک موقعہ
اپنی صحت تندرستی اور جوانی کو فروغ دینے کیلئے اپنے خاندان کی بہتری کیلئے ذیابیطس (جریان اور پیشاب میں شکر کا آنا) بواسیر۔پائیوریا۔دمہ نیز بوڑھے جوان اور
بچوں کی تمام مختلف بیماریوں کے لئے اس دواخانہ کی جادو اثر دوائیں صرف مارچ میں ہی آدھی قیمت پر مل سکتی ہیں۔
بڑی فہرست اور رسالہ "نامردی" مفت منگوا کر اپنے لئے مناسب اور معقول دوائیں آپ خود انتخاب کر سکتے ہیں۔
سال بھر بچت
مارچ ماہ میں اپنی حسب ضرورت روپیہ جمع کرا دینے سے آپ سال بھر تک اپنا علاج نیز جو دوائی چاہیں آدھی قیمت میں اور امرت دھارا اور اس کے مرکبات
وکشتہ سونا ¾ قیمت میں جب چاہیں منگا سکتے ہیں! اس طریق سے آپکی تندرستی اور صحت کے متعلق سال بھر کے خرچ میں ایک بھاری بچت ہو سکتی ہے۔اپنا نام اور پتہ لکھکر
جلدی ہی یہ فارم بھیج دیجئے
بغیر کچھ خرچ کئے آپ کے پاس دو انمول کتابیں پہنچ جائینگی
سادے لفافہ پر ایک آنہ کی بجائے دو پیسے کا ٹکٹ لگا کر بھیج سکتے ہیں۔
جناب مینجر صاحب امرت دھارا اوشدھالیہ لاہور
براہ نوازش مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے اپنے دواخانہ کی تمام دواؤں کی فہرست اور رسالہ "علاج امراض مخصوصہ مرد ماں" مفت بھیجدیں۔
نام
پتہ
شہر وضلع
ڈاک وتار کا پتہ۔امرت دھارا لاہور

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

پشاور ۳ مارچ - آج سرحد اسمبلی میں سخت گیر قوانین کی تنسیخ اور ترمیم کے متعلق مسودہ قانون پاس ہوگیا - اس بل کی رو سے دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند اور دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کو منسوخ کردیا گیا ہے - اور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری میں ترمیم کرکے سیاسی سرگرمیوں کو اس کے دائرہ اختیارات سے نکال دیا گیا ہے۔

ہانگ کانگ ۳ مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ میڈیم چیانگ کائی شک نے وزارت پرواز سے استعفیٰ دیدیا ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ روس کے ہوابازوں نے جو اکثر چینی طیاروں کو چلانے پر مقرر تھے۔ ہڑتال کردی۔ ان کی شکایت یہ تھی کہ وہ ایک عورت کے ماتحت کام نہیں کرسکتے میڈیم مذکور کی جگہ اب ایک اور وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ جو اگرچہ ہوابازی کا تجربہ نہیں رکھتے۔ لیکن انتظامی امور میں طاق ہیں۔

جموں ۳ مارچ کشمیر اسمبلی کے ایک مسلم رکن نے اسمبلی میں شریعت بل پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر نے اس کے پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

جودھپور ۳ مارچ - جودھپور میں آتشزدگی کا ایک ہولناک واقعہ پیش آیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آتشباز کی دوکان کو آگ لگ گئی۔ آتشبازی کے سامان کے ایک ساتھ جل اٹھنے سے اس زور کا دھماکہ ہؤا۔ کہ قریب کی دوکانیں ہل گئیں اور قریب کی جھونپڑیوں میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۳۵ جھونپڑیاں جل گئیں۔ قریب کے پولیس سٹیشن کی دیوار بھی گر گئی - چھ گھنٹہ کی مسلسل کوشش کے بعد بمشکل آگ پر قابو پایا جاسکا۔ ۱۰۰ سے زائد اشخاص مجروح ہوئے ٹیلیفون اور تار کے سلسلے منقطع ہوگئے۔ نقصان کا اندازہ ۱۰۵ ہزار روپیہ سے زائد کیا جاتا ہے۔

لائل پور ۳ مارچ - گذشتہ شب بلدیہ لائل پور کے اجلاس میں مخالف پارٹیوں کے ارکان کے درمیان خوب دھینگا مشتی اور دھول دھپا ہؤا۔ جھگڑا انائب

صدر کے انتخاب پر شروع ہؤا۔ ڈپٹی کمشنر کو بلایا گیا۔ لیکن وہ بھی امن قائم نہ کرسکے۔ اور اجلاس ملتوی کردیا گیا۔

لاہور ۳ مارچ - آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں وائسرائے کے دربار کے متعلق ۸۲۰۰ روپیہ کے ضمنی مطالبہ پر بحث کے دوران میں لالہ دیش بندھو گپتا نے سر چھوٹو رام کے متعلق ایک ریمارک کیا۔ اس پر سر چھوٹو رام نے اس ریمارک کو "احمقانہ" قرار دیا۔ اس پر ایوان میں ہنگامہ بپا ہوگیا۔ ایک طرف لالہ دیش بندھو گپتا اور دیوان چمن لال اور دوسری طرف سر چھوٹو رام اور مسٹر منوہر لال طیش میں آکر بیچ پر ہاتھ مار مار کر زور زور سے بول رہے تھے سپیکر کو کئی دفعہ "آرڈر آرڈر" کہنا پڑا۔ دیوان چمن لال نے کہا۔ کہ یہ الفاظ سر چھوٹو رام کو واپس لینے پڑیں گے۔ آخر لالہ دیش بندھو نے کہا۔ کہ سر چھوٹو رام نے یہ الفاظ کہہ کر اپنے "حمق" کا اظہار کیا ہے۔ اس پر پھر شور برپا ہؤا۔ یہاں تک سپیکر کو اعلان کرنا پڑا کہ اگر ممبران نے اسی طرح ہنگامہ جاری رکھا تو میں کرسئ صدارت چھوڑ دوں گا۔ اس پر شور وشر دھیما ہوگیا۔ سپیکر نے رولنگ دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہر دو اصحاب نے غیر پارلیمنٹری الفاظ استعمال کئے ہیں۔ دونوں کو الفاظ واپس لینے چاہئیں۔ اس پر دونوں نے اپنے اپنے الفاظ واپس لے لئے اور ہاؤس میں امن بحال ہوگیا۔ اس کے بعد دربار کے اخراجات پر بحث جاری رہی۔

لکھنؤ ۳ مارچ - مسٹر گووند بلبھ پنت نے جو متحدہ مالیات کے بھی انچارج ہیں۔ یوپی اسمبلی میں ۱۹۳۸-۳۹ء کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ میں ۱۵ لاکھ ۸ ہزار روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ آمدنی کا تخمینہ ۱۳ کروڑ ایک لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ اور مصارف کا تخمینہ ۱۳ کروڑ ۱۶ لاکھ ۷۸ ہزار روپیہ ہے - ایک کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ گڑ اور کھدر کی صنعت کی

ترقی کے لئے بھی کافی رقم مقرر کی گئی ہے ۵۰ ہزار روپیہ سکولوں اور کالجوں میں فوجی تعلیم کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ پولیس کے اخراجات میں ایک لاکھ کی کمی کردی گئی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ اس مقصد کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ کہ جب تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان کسی صنعت میں تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے کارخانے کھولیں۔ تو ان کو مالی امداد دی جائے آئندہ سرکاری دفاتر کا گرمیوں میں پہاڑی مقام پر لے جانا منسوخ کردیا جائے گا۔ دو اضلاع یعنی مین پوری اور ایٹہ میں امتناع شراب کی سکیم نافذ کی جائے گی۔

لاہور ۳ مارچ - آج پنجاب اسمبلی میں راہوں کے عبدالرحمن خان احراری نے سوال کیا کہ کیا کسی محکمہ میں احدیوں کو بطور علیحدہ جماعت دکھایا گیا ہے۔ اس کے جواب میں مسٹر منوہر لال وزیر مالیات نے کہا کہ احمدیوں کو کسی محکمہ میں علیحدہ شمار نہیں کیا گیا۔

نئی دہلی ۳ مارچ - یکم مارچ کو پیراں شاہ میں حکومت ہند کے نمائندہ وزیر نے مدا خیل جرگہ سے ملاقات کی۔ اور انہیں بتایا۔ کہ حکومت کو معلوم ہوچکا ہے کہ فقیر آف ایپی ان کے علاقہ میں ہے۔ اور پہلے بھی مدا خیل کے علاقہ میں رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے جرگہ کو نوٹس دیا گیا ہے کہ اس کو پناہ دینے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔

کلکتہ ۳ مارچ - آج بنگال اسمبلی میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی۔ کہ گراموفون کے ذریعہ قرآن مجید کی آیات سنانے سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ایک ممبر کے سوال کے جواب میں ہوم منسٹر سر ناظم الدین نے کہا۔ میں اس حقیقت سے آگاہ ہوں۔ کہ گراموفون کے ذریعہ قرآن کریم کی آیات سنائی جاتی ہیں اور اس مضمون کی درخواستیں پیش کی گئی ہیں۔ کہ اس طریق سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ لیکن رائے عامہ اس

اعتراض کی مؤید نہیں۔ مزید برآں یہ امر خلاف شریعت نہیں۔

نئی دہلی ۳ مارچ - آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مشکل سے ۳۰ ممبر شریک ہوئے۔ سر این۔ این سرکار نے ہندو بیوگان کی وراثت کے قانون کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا۔ اس کے بعد ریلوے کے متعلق مطالبات زیر بحث ہوئی۔

لنڈن ۳ مارچ - سٹرہام کورٹ بنگر کا جو پہلے دربہا کے گورنر رہے ہیں انتقال ہوگیا۔ بربہا میں انہوں نے ۸ ہزار غلاموں کو آزاد کرایا تھا۔ اور انسانی قربانی کی رسم کو بند کیا تھا۔

ناگپور ۳ مارچ - آج سی پی اسمبلی میں سپیکر نے ایک تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ جس کا مقصد اس امر پر بحث کرنا تھا۔ کہ گورنر سی پی کے رخصت پر جانے سے جو گورنرشپ کی جو جگہ عارضی طور پر خالی ہوئی ہے اس پر وزیر اعظم کو کیوں مقرر نہیں کیا گیا۔ سپیکر نے کہا۔ کہ یہ معاملہ براہ راست گورنمنٹ سے تعلق نہیں رکھتا اور چونکہ بحث کے دوران میں ملک معظم یا گورنر جنرل پر نکتہ چینی کی جائیگی اس لئے اس تحریک کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ وزیر اعظم نے اس مرحلہ پر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ کہ کوئی کانگرسی گورنری کے عہدہ کو قبول نہیں کرسکتا میں کانگرسی نظام کے ماتحت ہوں اور کانگرس کی پالیسی یہ ہے۔ کہ ایسے عہدے قبول نہ کئے جائیں۔

لاہور ۳ مارچ - آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سوالات کے دوران میں ملک برکت علی نے مسجد شہید گنج کے متعلق بعض سوالات دریافت کئے۔ جو یہ تھے - ۷ اور ۸ جولائی ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب کو مسجد شہید گنج کے قرب جوار میں کتنی فوج اور پولیس تعینات کی گئی۔ مسجد کو کس وقت گرایا گیا۔ فوج اور پولیس کتنے روز وہاں متعین رہی۔ کیا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کو مسجد شہید گنج کے نزدیک نہ آنے دیں وغیرہ۔ حکومت کی طرف سے سردار اجل سنگھ نے جواب دیا کہ ان سوالات کا جواب تیار نہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی